اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کو گاہے گاہے پیشاب میں خون آجاتا ہے۔ آجکل بفضلہ خون تو نہیں آرہا۔ مگر بوجہ ذیابطیس کمزوری کافی ہوگئی ہے۔ ان دنوں آپ حکیم عبد الوہاب صاحب عمر کے پاس جودھامل بلڈنگ لاہور میں مقیم ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سندھ کے بجٹ میں ۱۵ لاکھ ۴۵ ہزار روپے کی بچت

آئندہ چھ سالوں میں ترقی کی سکیم پر ساڑھے نو کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا

کراچی ۲۸ مارچ۔ صوبہ سندھ میں تقسیم کے بعد پہلی مرتبہ بچت پر مشتمل بجٹ کا اعلان کیا گیا۔ بجٹ میں ۱۵ لاکھ ۴۵ ہزار روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ کل آمدنی ۹ کروڑ ۳۱ لاکھ ۸۷ ہزار روپے اور خرچ ۹ کروڑ ۱۶ لاکھ ۴۲ ہزار روپے ہوگا۔ صوبہ کے محکمہ خزانہ کے سیکرٹری نے بجٹ پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ترقی کے پروگرام پر آئندہ چھ سالوں میں ۱۱ کروڑ ۲۹ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ مواصلات کی مدمیں جو روپیہ خرچ ہوگا۔ اسے مرکزی حکومت کی مدد سے پورا کیا جائے گا۔ بجٹ میں سندھ بیراج کی سکیم کی تکمیل کے لئے ۳ کروڑ ۲۳ لاکھ سڑکوں کی تعمیر کے لئے ایک کروڑ ۸۲ لاکھ صنعتی ترقی کے لئے ایک کروڑ ۵۳ لاکھ اور مشینوں کے ذریعہ کھدائی کا کام کرنے کے لئے ایک کروڑ روپیہ کی رقم خرچ کی جائے گی۔ بجٹ کی یہ خصوصیت بھی قابل ذکر ہے کہ کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ آئندہ سال حیدرآباد سندھ میں ایک یونیورسٹی اور یونیورسٹی ٹاؤن کی تعمیر۔ لڑکیوں کے لئے ایک کالج اور ہوسٹل۔ عجائب گھر اور کتب خانہ قائم کرنے کے لئے بھی رقوم مخصوص کی گئی ہیں۔ آئندہ سال لازمی ابتدائی تعلیم کی سکیم صوبے کے تین اور تعلقوں میں رائج کر دی جائے گی۔ اور اس طرح سندھ کے ۵۰ تعلقوں میں سے ۳۵ میں سکیم رائج ہو جائے گی۔

مشرقی افریقہ لیبیا اور حبشہ سے سفارتی تعلقات قائم کئے جارہے ہیں

مشرقی پاکستان کو اپنا دفاع خود کرنیکے قابل بنایا جائیگا

کراچی ۲۸ مارچ۔ پارلیمنٹ نے آج مختلف سرکاری بل منظور کئے۔ ایک بل کے تحت آئندہ اخبار کا ڈیکلریشن ملنے کے بعد تین ماہ کے اندر اس کی اشاعت شروع ہونی لازمی ہو جائے گی۔ نیز پاکستان میں شائع ہونے والا ہر اخبار یا تو پاکستانی باشندے کی ملکیت ہونا ضروری ہوگا۔ یا اس کے سرمایہ کے ۷۵ فیصدی حصے لازماً پاکستانی باشندوں کے ہوں گے۔

سوالات کے وقت وزارت دفاع کی طرف سے بتایا گیا کہ ایک سکیم تیار کی گئی ہے۔ جس کے تحت مشرقی پاکستان موثر رنگ میں اپنا دفاع خود کر سکنے کے قابل ہو جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ ہندوستان کے ذمہ مشرقی پاکستان کے ۶ کروڑ ۸۵ لاکھ روپیہ باقی ہے۔ یہ رقم ۱۹۵۱ء میں ادا ہونی شروع ہو جانی چاہیئے تھی۔ لیکن اب تک کوئی قسط ادا نہیں ہوئی۔ ہندوستان نے یہ عذر پیش کیا ہے۔ کہ اس رقم کے سلسلے میں ضروری معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔ حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ یہ معلومات جلد سے جلد فراہم کر دی جائیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ نے بتایا کہ پنجاب اور بھارتی پنجاب کے درمیان نہری پانی کے متعلق جو تنازعہ جاری ہے اسے نپٹانے کی کوشش جاری ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ مشرقی افریقہ کے دارالحکومت نیروبی میں پاکستان کا سفارتی دفتر جلد قائم کیا جارہا ہے۔ مڈغاسکر میں قنصل خانہ کھولا جارہا ہے۔ لیبیا اور حبشہ سے بھی سفارتی تعلقات قائم کئے جارہے ہیں۔

ایرانی فوج اور پولیس سے کمیونسٹوں کی

— شدید جھڑپ —

طہران ۲۸ مارچ۔ ایرانی فوج اور پولیس کی کمیونسٹوں سے شدید جھڑپ ہوئی ہے۔ جس میں ۱۰ آدمی ہلاک اور ۱۰۰ مجروح ہوئے۔ پچاس اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔ اس جھڑپ میں ۱۰ ہزار کمیونسٹوں نے حصہ لیا۔ یہ جھڑپ ایک جلسے کے بعد شروع ہوئی۔ جو امریکہ پر جراثیم پھینکنے کے الزام کی تائید میں کیا جارہا تھا۔ کمیونسٹوں نے پولیس کی لاٹھیاں اور ہتھیار چھین کر انہیں پر حملہ کر دیا۔ کافی عرصہ تک دست بدست لڑائی ہوتی رہی۔

[illegible] ارکان نے اقوام متحدہ کے پاس فرانس کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ فرانسیسی پارلیمنٹ کی سوشلسٹ پارٹی نے بھی حکومت کے جبر و تشدد کی مذمت کی ہے۔

فرانس کے مشورہ سے تیونس کا نیا وزیر اعظم

— مقرر کر دیا گیا —

تیونس ۲۸ مارچ تیونس کے بے نے جناب صلاح الدین کو نیا وزیر اعظم مقرر کر دیا ہے۔ ملاقات سے پہلے بے نے فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل اور جمہوریہ فرانس کے صدر کے خاص ایلچی سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس نے بے پر واضح کر دیا تھا۔ کہ اگر کسی ایسے شخص کو وزیر اعظم نہ بنایا گیا جو فرانس کا حامی ہو تو انہیں معزول کر دیا جائے گا

ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ تیونس میں اصلاحات کے نفاذ کے متعلق تیونس کے بے اور فرانس میں کامل اتحاد پایا جاتا ہے۔ سابق کابینہ کے

حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی تشویشناک علالت

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر میرزا منور احمد صاحب ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے کچھ دنوں سے حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کے متعلق الفضل میں رپورٹ چھپ رہی ہے۔ جس سے احباب جماعت کو اطلاع ہو رہی ہوگی۔ اور وہ اس بابرکت وجود کے لئے دعاؤں میں مشغول ہونگے حضرت ام المومنین کی طبیعت گزشتہ چار روز سے زیادہ گر رہی ہے۔ اور کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔ پرسوں بدھ صبح پیشاب کے معائنہ سے معلوم ہوا کہ گردے میں سوزش زیادہ ہے (Pyelitis) جس کے لئے فوراً دوائیں شروع کر دی گئیں۔ چار روز سے اجابت نہ ہوئی تھی جس کی وجہ سے پیٹ میں اپھارا ہوگیا۔ چنانچہ کل رات انیما دیا گیا تو کچھ اجابت ہوئی اور قدرے سکون محسوس ہوا۔ دل کی حالت بدستور کمزور ہے۔ کل کے پیشاب کے معائنہ سے گردے کی سوزش میں کمی معلوم ہوئی بخار ۹۹ اور ۱۰۰ کے درمیان ہو جاتا ہے۔ کبھی نارمل سے بھی بہت گر جاتا ہے جو کمزوری کی علامت ہے۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت وجود کے لئے خاص طور پر دعائیں فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت ام المومنین کو کامل شفا عطا فرمائے۔ اور تادیر جماعت کے سر پر قائم رکھے۔ آمین اللھم آمین

— مختصر مگر اہم —

- ہیگ ۲۸ مارچ ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق ۸ مئی کو یہاں آرہے ہیں۔ آپ بین الاقوامی عدالت میں یہ دعوےٰ پیش کریں گے کہ یہ عدالت تیل کے اینگلو ایرانی تنازعہ کی سماعت کرنے کی مجاز نہیں ہے۔

- کراچی ۲۸ مارچ۔ آج کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ختم ہوگیا مختلف ممالک کے حکام نے جو سکیم تیار کی تھی۔ اسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔

- کراچی ۲۸ مارچ آج تیسرے پہر گورنر جنرل مسٹر غلام محمد لاہور روانہ ہو گئے جہاں آپ "اپوا" کے سالانہ اجلاس کا افتتاح کریں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

صیغہ تعلیم و تربیت کی غرض و غائت

مجلس مشاورت ۱۹۲۳ئہ کے دوران میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تعلیم و تربیت کے متعلق بعض اہم ارشادات فرمائے تھے۔ حضور کی اس تقریر کا ضروری اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

"صیغہ تعلیم و تربیت کی غرض جماعت کی دینی تعلیم و تربیت ہے علماء بنانا نہیں۔ بلکہ ایسے مسائل سے واقف کرانا ہے۔ جن کے سوائے کوئی مسلمان مسلمان نہیں ہو سکتا اب کئی عورتیں آتی ہیں۔ جو کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتیں۔ تو نماز کس طرح پڑھ سکتی ہوں گی۔ جب نماز نہیں پڑھ سکتیں تو مسلمان کس طرح ہو سکتی ہیں۔ اور وہ غرض کس طرح قائم رہ سکتی ہے جو اس سلسلے کی ہے۔ نماز کوئی ٹونہ نہیں بلکہ باترجمہ آنی چاہیئے۔ کیونکہ جو ترجمہ نہیں جانتا وہ سمجھ کہاں سکتا ہے۔ اور معارف پر غور کہاں کر سکتا ہے۔ اور جسے یہ بات حاصل نہیں۔ وہ خدا سے تعلق کس طرح پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے بغیر تو یہ ناٹک ہے کہ تماشے کے طور پر ادا کی جاتے۔ ہم جلسے اور انجمنیں کرتے ہیں۔ مگر کیا ہم اسی لئے آتے ہیں۔ یہ تو اور لوگ بھی کر لیتے ہیں۔ ہماری غرض اسی وقت پوری ہو سکتی ہے۔ جب ہمارا ایک ایک مرد ایک ایک بچہ۔ ایک ایک عورت اس قدر واقفیت دین سے رکھے۔ جو مسلمان بننے کے لئے ضروری ہے۔ جب تک ایسا نہ ہو۔ تب تک ترقی نہیں ہو سکتی۔ سوائے اس کے کہ بعض خاص آدمی اپنی ریاضت سے آگے نکل جائیں گے۔ مگر جماعتیں اس لئے بنائی جاتی ہیں۔ کہ سارے ملکر ترقی کریں۔ اگر ساری جماعت ترقی نہ کرے تو پھر کیا ضرورت ہے چندہ جمع کرنے کی اور کیا ضرورت ہے کانفرنس اور جلسوں کی؟ تو تعلیم و تربیت سے یہ مراد ہے کہ ہر احمدی کو ظاہری علوم کا اتنا حصہ سکھا دیا جائے۔ کہ اسے آئندہ ترقی کی بنیاد قرار دے سکیں۔ میرے نزدیک کم ازکم ۸۰ فی صدی کا یہ اندازہ دل کو خوش کرنے کے لئے لگایا گیا ہے۔ ورنہ ۹۵ فیصدی ایسے ہیں کہ وہ نماز کا ترجمہ نہیں سمجھتے۔ اس سے زیادہ افسوس کی بات کیا ہوگی۔ اور اگر اب توجہ نہ کی گئی۔ تو پھر کب کریں گے۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ضلع شیخوپورہ کی جماعتوں کیلئے ضروری اطلاع

انجمن ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ میں ابھی بہت سی جماعتوں میں انصار اللہ قائم ہونی باقی ہیں۔ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے قبل ازیں سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر مقبرہ بہشتی کو بطور نمائندہ مرکزیہ انصار اللہ مقرر کیا جا چکا ہے۔ وہ بھی بدستور اس کام کو جاری رکھیں گے۔ لیکن اس ضلع کی بڑی شہری جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم کرنے کے لئے مولوی شیخ عبدالقادر صاحب انچارج مبلغ ضلع شیخوپورہ کو بھی بطور نمائندہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ مقرر کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے خالی اوقات میں مجالس انصار اللہ قائم کریں۔ مقامی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کام میں ان سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اگر مولوی صاحب موصوف کا دورہ کسی دیہاتی جماعت میں بھی ہو۔ اور وہاں مجالس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہو۔ تو وہاں بھی خود یا اپنے دیہاتی مبلغین کے ذریعہ مجالس انصار اللہ قائم کروائیں گے۔ نظارت دعوت تبلیغ کی طرف سے اس بارے میں انچارج مبلغین ضلع اور دیہاتی مبلغین کو ہدایات بھجوائی ہوئی ہیں۔

(نائب قائد انصار اللہ مرکزیہ)

بلاتفصیل رقوم کے متعلق ضروری اعلان

بعض احباب اور سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ بذریعہ منی آرڈر چندہ بھجواتے وقت کوپن منی آرڈر پر تفصیل درج نہیں کرتے۔ اور نہ ہی بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایسی رقوم متعلقہ جماعت یا فرد کے کھاتہ میں محسوب نہیں ہو سکتیں۔ اور مد بلاتفصیل میں پڑی رہتی ہیں ایسی رقوم کی تفصیل حاصل کرنے کے لئے بذریعہ خط و کتابت اور اعلان اخبار الفضل انہیں اطلاع دینی پڑتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے تو بمطابق فیصلہ مجلس مشاورت وہ رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جاتی ہیں لہذا اس اعلان کے ذریعہ سیکرٹری صاحبان مال کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ رقم بھیجتے وقت اس کی تفصیل کوپن منی آرڈر پر لکھ دیا کریں۔ لیکن اگر تفصیل لمبی ہو اور کوپن منی آرڈر پر درج نہ ہو سکتی ہو۔ تو بذریعہ چٹھی ساتھ ہی تفصیل بھجوا دیا کریں۔ تاکہ وقت پر رقم داخل خزانہ ہو جایا کرے۔ ورنہ نظارت ہذا مجبور ہوگی کہ ایسی رقوم تین ماہ کے بعد چندہ عام میں منتقل کر دے۔ اگر اس وجہ سے جماعتوں کے حسابات میں خرابی پیدا ہوگئی۔ تو اس کی ذمہ داری نظارت ہذا پر نہ ہوگی۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

وفات یافتن ملک برکت علی صاحب

۱۹۵۱

والد محترم پروفیسر ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی ایم۔اے

از صوفی عبدالعزیز صاحب ایم۔اے

ملک برکت علی از ما جدا شد
کہ بُد رونق بہ گجرات از دمِ او
وجودش بود فیض و برکت و خیر
بہ بست و یک دسمبر رو بہ پوشید

جدا شد آہ از ما مردِ فاضل
بہ جسمِ محفل او بود است چوں دل
کہ رفتے نعمت از ما سوئے سائل
ز ما آں ماہِ تاباں بدرِ کامل

زہاتف چوں بپرسیدم تاریخ
بگرد او روبما گفت "مشاغل"
۱۳۷۱ھ

مجلس مشاورت کا ایجنڈا منگوالیجئے

ایجنڈا مجلس مشاورت ۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۵۲ء جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو بھجوایا جا چکا ہے۔ جن جماعتوں کو نہ ملا ہو۔ وہ منگوالیں۔

جن جماعتوں نے ابھی تک اپنے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع نہیں بھجوائی۔ وہ جلد انتخاب کرکے اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

عہدہ داران جماعت احمدیہ متوجہ ہوں

میزانیہ صدر انجمن احمدیہ سال ۵۲-۱۹۵۳ء طبع کروا کر جماعتوں میں بھیجا جا رہا ہے۔ جو اصحاب جماعتوں کی طرف سے نمائندہ منتخب ہو کر مجلس مشاورت کی تقریب پر تشریف لائیں وہ اپنی جماعت سے میزانیہ کی کاپی ساتھ لیتے آئیں۔ کیونکہ کاغذ کی گرانی کے پیش نظر میزانیہ کی کاپیاں محدود تعداد میں طبع کروائی گئی ہیں۔ اور مشاورت کے موقعہ پر انہیں دوبارہ نہیں مل سکیں گی

نظارت بیت المال

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۲ء

اس عہد میں سب کچھ ہے پر انصاف نہیں ہے

مودودی صاحب کی اسلام نما لادینی تحریک کے ترجمان مگر بزعم خود "اسلامی انقلاب کے داعی" روزنامہ "تسنیم" لاہور کی اشاعت ۲۶ مارچ ۱۹۵۲ء کے صفحہ ۲ پر "نقوش راز" کے زیر عنوان کسی "رازداں" کی قلم باطل رقم سے ایک ادبی شہ پارہ شائع ہوا ہے۔ جس کا ایک حصہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ جناب رازداں صاحب فرماتے ہیں:۔

"تمام دنیا کی مسلمان قوموں کی ایک کانفرنس عنقریب کراچی میں منعقد ہونے والی ہے۔ مصر کی تمام جماعتوں نے اس کا خیر مقدم کیا ہے اس خیر مقدم میں ہمارے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے متعلق چند الفاظ زیر غور ہیں۔ یہ الفاظ بادی النظر میں تو بے ضرر سے ہیں۔ لیکن اس کے نتائج بہت اہم اور دور رس ہو سکتے ہیں۔

وہ الفاظ یہ ہیں:۔

"چودھری ظفر اللہ خاں پاکستان کے وزیر خارجہ جو ایک ہوشیار سیاستدان ہیں۔ انہوں نے زور دیا ہے۔ کہ اسلامی استحکام کو ایک حقیقت بنانے کے لئے ہمیں انتہائی کوشش کرنا چاہیئے......"

کیا اس قسم کے بیانات سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ عالم اسلام چودھری صاحب کو ایک صحیح مسلمان سمجھتا ہے۔ حالانکہ رسول صلعم کو آخری نبی نہ مانتے ہوئے ان کے صحیح مسلمان ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اور کیا غلط فہمی کے پیدا ہونے کی یہی وجہ نہیں ہے۔ کہ ہم نے اپنی حکومت کا اہم ترین شعبہ ان کے سپرد کیا ہے۔ کیا ہماری اس سہل انگاری اور غفلت سے چودھری صاحب اور ان کے حواریوں کو عالم اسلام میں اور خصوصاً چوٹی کے لوگوں میں قادیانیت کا پراپیگنڈا کرنے کا زریں موقعہ مل گیا۔ (؟)

کیا ہم اس طرح پاکستان کے ساتھ ساتھ دوسرے اسلامی ممالک میں بھی قادیانیت کا زہر پھیلانے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ کیا ہم حکومت کی اس پالیسی اور حکمت عملی سے یہ نتیجہ نکالیں۔ کہ حکومت چودھری صاحب اور قادیانیوں کو اچھا مسلمان سمجھتی ہے۔ حالانکہ چودھری صاحب خود ایک مرتبہ فرما چکے ہیں۔ کہ "وہ ایک کافر حکومت کے مسلمان ملازم ہیں"۔

ہم اس جگہ چودھری صاحب کی ہمت اور صاف گوئی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے انہوں نے اپنی قوت ایمانی اور راسخ العقیدگی کا پکا ثبوت دیا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہماری حکومت اپنی بے حسی سے اس کو پی گئی۔ اور چودھری صاحب ابھی تک وزارت پر دندنا رہے ہیں۔ ان حالات میں جبکہ ایک غیر مسلم کو ہماری حکومت میں اتنا دخل ہو۔ کیا ہم اپنی ریاست اور حکومت کو اسلامی کہہ سکتے ہیں۔"

(روزنامہ "تسنیم" لاہور مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۲ء)

جناب "رازداں" کہلاتا تو چاہتے ہیں رازداں مگر آنجناب کو شاید اتنی "مشہور عام" حقیقت کا بھی علم نہیں۔ کہ جو مسلمان قوموں کی ایک کانفرنس عنقریب کراچی میں منعقد ہونے والی ہے۔ وہ نتیجہ ہے چودھری ظفر اللہ خاں ہی کے اس مشورہ کا جو آپ نے مسلمان اقوام کو مصر کے ایک معرکۃ الآراء بیان میں دیا تھا۔ اور نہ صرف مصر کی تمام جماعتوں ہی نے اس کا خیر مقدم کیا۔ بلکہ جس کا خیر مقدم صرف دنیا بھر کے اسلامی سیاسیئین نے ہی تحسین و آفرین کے فلک شگاف نعروں سے نہیں کیا۔ بلکہ اسلام کے ہر فرقہ کے چوٹی کے علماء نے جس کی بے حد تعریفیں کیں۔ یہاں تک کہ اسلامی دنیا کی اخباری اور سیاسی اور دینی دنیا ان سے گونج اٹھی۔ یہی نہیں۔ بلکہ مصر کی مشہور و معروف جماعت اخوان المسلمین جس کا اسلامی جوش مودودی صاحب کے نزدیک بھی مسلمہ ہے۔ نے بھی اس تجویز کو احسنت کہا ہے۔ ع

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

جناب رازداں حسد کی آگ میں جل کر فرماتے ہیں

کیا اس قسم کے بیانات سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ عالم اسلام چودھری ظفر اللہ خاں کو ایک صحیح مسلمان سمجھتا ہے۔

اس سوال کا سیدھا جواب جو خود رازداں کے ذہن میں بھی لرزاں ہے یہی ہے۔ کہ "البتہ" عالم اسلام کی اس متفقہ شہادت سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام چودھری ظفر اللہ خاں کو واقعی صحیح مسلمان سمجھتا ہے۔ اچھا تو اگر عالم اسلام چودھری ظفر اللہ خاں کو صحیح مسلمان سمجھتا ہے۔ تو آپ بتایئے آپ کو کیا تکلیف ہوئی ہے۔ آپ کیوں چیخ اٹھے ہیں۔ آپ کے دل میں آگ کیوں رینگنے لگی ہے آپ کیوں نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ کا مجسمہ بن کر رہ گئے ہیں؟

جناب رازداں صاحب! اگر عالم اسلام چودھری ظفر اللہ خاں کو صحیح مسلمان سمجھتا ہے۔ تو اس کی بدیہہ واضح اور روشن وجوہات ہیں۔ جن کا آپ کو رازجوئی میں منہمک رہنے کی وجہ سے شاید علم نہیں ہو سکا۔ آپ کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے ہم آپ کی خدمت میں ایک آدھ وجہ پیش کرتے ہیں۔ پہلی اور نمایاں تر وجہ تو یہ ہے۔ کہ تمام ملکوں کے مندوبین میں سے جو اقوام متحدہ میں اب تک بھیجے گئے ہیں۔ چودھری ظفر اللہ خاں ہی وہ واحد شخص ہیں۔ جنہوں نے تمام اقوام کی عالمگیر سٹیج پر اسلام کی ترجمانی نہ صرف قول سے بلکہ کردار سے کی ہے۔ نہ صرف آپ کی پیشانی پر ایمان کا ستارہ روشن ہے۔ بلکہ آپ کی ہر حرکت سے مومنانہ شان ٹپکتی ہے۔ آپ نے کفرستان کے اس عظیم ترین گڑھ پر سیدنا محمد رسول اللہ و خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا اندر ہو کر لہرایا ہے۔ آپ کا پیغام اسلام نہ صرف امریکہ کے بچہ بچہ نے سنا۔ بلکہ بذریعہ ٹیلی ویژن یہ پیغام دیتے ہوئے اپنی آنکھوں سے آپ کی مومنانہ شان کو ملاحظہ بھی کیا۔ اس طرح آپ ہی وہ واحد شخص ہیں جنہوں نے تمام دنیا کے سامنے شہادت حق ادا کی ہے۔

جناب رازداں صاحب یہ بھی معلوم فرمایئے۔ کہ آپ کا انداز آپ کا کردار اتنا مومنانہ۔ سادہ اور شاندار ہے۔ کہ اسلامی دنیا کے علمائے اسلام کہلانے والے بھی اس کی شہادت نہ صرف زبان سے دیتے ہیں۔ بلکہ حال سے بھی۔ چنانچہ کئی اسلامی ملکوں میں لوگوں نے اپنے نوزائیدہ بچوں کے نام ہی ظفر اللہ رکھ لئے ہیں۔ اور آپ کی اس بودی متبذل اور مبنی علی الکذب دا لمکر دلیل کے علی الرغم کہ آپ نعوذ باللہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے خود تراشیدہ معنی میں خاتم النبیین نہیں سمجھتے۔ اس لئے آپ کے صحیح مسلمان ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حالانکہ آپ اس بارہ میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ جو زمانہ حال میں دیوبندی علماء کا ہے۔ جس کی ترجمانی مولنا حضرت محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ بانیٔ مدرسہ دیوبند نے کی ہے۔ اور بریلویوں نے جس عقیدہ کی وجہ سے دیوبندی علماء پر بھی کفر کا فتویٰ لگایا ہوا ہے۔ کیا یہ دیوبندی علماء جن پر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین اس معنی میں جس معنی میں آپ سمجھتے ہیں نہ سمجھنے کی وجہ سے آپ جیسے غرض پرست علماء نے کفر کا فتویٰ لگایا ہوا ہے۔ صحیح مسلمان ہیں یا نہیں؟ آپ تو رازداں ہیں۔ آپ کو تو ان رسوائے عالم فتاویٰ کا پورا پورا علم ہونا چاہیئے۔ کیا ایک ہی عقیدہ کی بناء پر متضاد رائے رکھنا بھی فن "رازداری" کے اسرار میں سے ہے۔ اور اس کو بھی ہم "سائنٹیفک علم دریاؤ" کی قسم کی چیز سمجھیں۔ آخر مولنا وجہ کیا ہے۔ کہ ؎

ہم اگر بولیں تو کہلائیں سڑی
شیخ چپ ہو تو تو کل ٹھیرے
تم جسے چاہو چڑھا لو سر پر
ورنہ یوں دوش پہ کاکل ٹھیرے

دیوبندی علماء تو باوجود اسی عقیدہ کے جس کا الزام آپ چودھری ظفر اللہ خاں پر لگاتے ہیں۔ آپ کے شبستان اسلام کی شمع روشن اور آپ کے چمنستان ایمان کے گل سرسبد مگر وہ شخص جس نے دنیا کے نمرودوں۔ شدادوں اور فرعونوں کی انجمن میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نغمہ اس بے باکی سے گایا۔ وہ صحیح مسلمان بھی نہیں۔ چہ خوب؟ ع

اس عہد میں سب کچھ ہے پر انصاف نہیں ہے

جناب رازداں صاحب! چودھری ظفر اللہ خاں پر تو آپ نے فوراً فتویٰ دے دیا۔ ذرا لگے ہاتھوں شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ۔ ملا علی قاریؒ سید احمدؒ سرہندی رح۔ سید احمدؒ بریلوی شہیدؒ مولانا محمدؐ اسماعیل شہید رح۔ مولانا عبدالحئیؒ وغیرہم کے اسلام کا بھی فیصلہ فرما دیجئے کہ وہ صحیح مسلمان تھے یا نہیں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ ختم نبوت کے متعلق وہی عقیدہ رکھتے تھے۔ جو چودھری ظفر اللہ خاں کا ہے۔

آپ تو رازداں ہیں۔ ایک راز ہمیں بھی بتا دیں تو احسان ہوگا کیا آپکو بذریعہ الہام معلوم ہوا ہے۔ کہ جو شخص خاتم النبیین کے وہ متبذل معنی نہ مانے جو غلط العام مشہور ہیں۔ وہ صحیح مسلمان نہیں ہوتا؟ قرآن کریم میں تو یہ بات کفار کی طرف سے بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد کہا کرتے تھے "لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً" یعنی آپ کے بعد اللہ تعالےٰ کوئی نبی مبعوث نہیں کریگا۔ اور پھر لن یبعث اللہ احداً بھی سورہ جن میں غیر مومنین کا ہی قول بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تو کہیں نہیں آیا۔ لن نبعث من بعد محمد رسولاً۔ اگر کہیں ہے۔ تو ہمیں دکھا دیجئے۔ ورنہ آپ کا الہام ہی ہو سکتا ہے۔ جو قرآن کریم کے صریح خلاف ہونے کی وجہ سے شاید قابل رد ہی ٹھیرایا جائے گا۔

درخواست دعا:۔ ڈاکٹر رفیق احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن محکمہ بلوچستان بوجہ عرق النساء کوئٹہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ از لاہور

قتلِ مرتد۔ محشرستانِ حکومت الٰہیہ کا ایک خونچکاں منظر

ہمارا ہر امر میں متفق ہونا ضروری نہیں (ادارہ)

(۱۱)

اس "مسلّمہ" کے بعد (جس کے ثبوت میں کوئی قرآنی دلیل نہیں پیش کی گئی کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھی گئی) مودودی صاحب نکھر کر سامنے آتے ہیں اور صاف صاف الفاظ میں بتاتے ہیں کہ اس قوت کے استعمال کا حق کسے حاصل ہے۔ مسلمہ یہ تھا کہ اسٹیٹ کو حق حاصل ہے کہ وہ "جن عناصر کے اجتماع سے تعمیر ہوتا ہے ان کو وہ منتشر ہونے سے بزور روکے اور ہر اس چیز کو طاقت سے دبائے جو اس کے نظام کو درہم برہم کرنے کا رجحان رکھتی ہو"۔ اس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ (مثلاً) حکومت پاکستان نے مودودی صاحب کو اگر جیل خانے بھجوا دیا تھا تو وہ بھی اسی مسلمہ کے ماتحت تھا جسے عالمگیر مقبولیت حاصل ہے۔ اور جس کے مطابق اسٹیٹ کا یہ ذاتی حق ہو جاتا ہے کہ اس قسم کے انتشار پیدا کرنے والے عناصر کو بزور روکے۔ لیکن

لیکن قوت کے استعمال کا حق صرف……

یہاں پہنچ کر مودودی صاحب واضح الفاظ میں کہہ دیتے ہیں کہ نہیں یہ حق ہر اسٹیٹ کے کارندوں کو نہیں پہنچتا۔ یہ حق صرف انہیں پہنچتا ہے جو حکومت الٰہیہ کے قیام کے ذمہ دار ہوں۔ یہ حق حکومت پاکستان کو نہیں پہنچتا۔ یہ حق صرف اسلامی حکومت اور اس کے امیر کو پہنچتا ہے۔ کیونکہ ان کے ہاتھوں سے جو حکومت قائم ہو گی وہ حق کی حکومت ہو گی۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

> ہمارے نزدیک خدا کی حاکمیت کے سوا ہر دوسری حاکمیت یا ریاست کی تعمیر سرے سے ناجائز ہے۔ اس لئے جو ریاست بجائے خود ناجائز بنیاد پر قائم ہو اس کیلئے ہم اس بات کو جائز تسلیم نہیں کر سکتے کہ وہ اپنے ناجائز وجود اور غلط نظام کی حفاظت کیلئے قوت استعمال کرے…… (اپنے وجود کی حفاظت کے لئے جبر اور قوت کا استعمال کرنا ریاست کا ذاتی حق ہے لیکن) اگر کوئی چیز اس حق کو باطل بنا سکتی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ جو ریاست اس حق سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہو وہ آپ ہی باطل پر قائم ہوئی ہو۔ اس لئے کہ باطل کا وجود بجائے خود ایک جرم ہے۔ اور اگر وہ اپنے قیام و بقاء کے لئے طاقت سے کام لیتا ہے تو یہ شدید تر جرم ہو جاتا ہے۔ (ص ۲۲)

دیکھا آپ نے کہ "قتلِ مرتد" کی تان کہاں آکر ٹوٹی ہے۔

(۱) ریاست کو یہ حق حاصل ہے کہ لوگوں کو بجبر اپنے حلقۂ اقتدار میں رکھے۔

(۲) لیکن یہ حق صرف اس ریاست کو حاصل ہے جو حق پر قائم ہوئی ہو۔

(۳) حق پر وہی ریاست قائم ہوتی ہے جس میں شریعت کا نظام رائج ہو۔

(۴) نظام شریعت ملّا کے ہاتھوں رائج ہو سکتا ہے

(۵) آج یہ نظام اسلامی جماعت کے ہاتھوں قائم ہو گا۔ اس لئے

(۶) جب زمام اقتدار اسلامی جماعت کے ہاتھ آئے گا تو انہیں یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ ہر اس عنصر کے خلاف جو ان کی دانست میں اس نظام کے انتشار کا باعث ہو قوت اور جبر کا استعمال کریں۔

دیکھا آپ نے کہ بات کہاں سے چلی اور کہاں جا پہنچی! اخلاص بحر کی تہ سے اچھل کر کیا نکلا؟ اسی لئے تو کہتے تھے کہ

خدا کے واسطے پردہ نہ کعبے کا اٹھا واعظ
کہیں ایسا نہ ہو یاں بھی وہی کافر صنم نکلے!

قتلِ مرتد کی روایات کیوں وضع ہوئیں

اب تو آپ نے اندازہ لگایا ہو گا کہ قرآن کی ایسی واضح تعلیم اور اتنے کھلے کھلے احکام (بابت آزادیٔ مذہب) کے علی الرغم قتل مرتد سے متعلق روایات کیوں وضع کی گئیں۔ صاف ظاہر ہے کہ جب تک یہ مقدس بنیاد نہ تیار کی جاتی۔ اس پر استبداد ارباب شریعت کی یہ قہرمانی عمارت کبھی تعمیر نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا کہ قوت کو اپنے ہاتھ میں رکھا جائے لیکن اس "مقدس استبداد" کی تفصیل سننے سے پہلے مختصراً یہ دیکھتے جائیے کہ قوت کسے کہتے ہیں۔ حکومت کا تصور کس طرح وجود میں آیا اور قرآن نے اس کا کیا علاج کیا اس کے بعد یہ سمجھ میں آجائے گا کہ "قتلِ مرتد" سے حقیقی مفہوم کیا تھا۔

انسانی تاریخ کے صفحات کو دیکھئے یہاں سے وہاں تک ایک مسلسل داستان نظر آئے گی۔ حاکم و محکوم اور صید و صیاد کی۔ جن لوگوں نے کسی نہ کسی طرح اقتدار حاصل کر لیا۔ انہوں نے دوسروں کو اپنی محکومیت کے پنجے میں جکڑ لیا۔ اور اس کے بعد …… ہر حربہ استعمال کیا۔ اس مقصد کے لئے جو ایک دفعہ محکوم ہو چکا ہے وہ حلقۂ محکومیت سے نکلنے نہ پائے۔

ملوکیت اور پیشوائیت

اس مقصد کے لئے ملوکیت نے انسانی جسم کے لئے ہتھکڑیاں اور بیڑیاں بنوائیں اور پیشوائیت (PRIESTHOOD) نے انسانی ذہن کی جکڑ بندیوں کے لئے عقیدت و ارادت کے دام ہمرنگ زمین تیار کئے۔ ان دونوں کے باہمی سمجھوتے نے راجہ کو وشنو کا اوتار۔ بادشاہ کو ظل اللہ اور کنگ کو حقوقِ خداوندی (DIVINE RIGHTS) کا حامل بنا دیا "تاج کی وفاداری اور تخت کی اطاعت شعاری"…… فرائض خداوندی قرار پا گئے۔ مغرب میں جب بادشاہت کی شخصی حکومت کے خلاف احتجاج ہوا تو وہاں کے سیاست دانوں نے پرانی اصطلاحوں کی جگہ چند جدید اصطلاحات وضع کیں اور اس طرح عوام کو فریب دیدیا کہ حاکمیت کا استبداد کہن سلطانی جمہوریت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس نظریے کی تبدیلی کے بعد انہوں نے پرانے بتوں (IDOL) کی جگہ نئے نئے بت تراشنے شروع کر دئیے۔ اب تخت و تاج کی جگہ وطن (MY COUNTRY) نے لی۔ یہ جمہوریت کی اصطلاح تھی۔ اس کے برعکس (TOTALITARIAN STATE) کی فاشزم وطن کی جگہ ریاست (STATE) کی اصطلاح وضع کی "ریاست یا مملکت افراد سے بلند ہے" افراد کی ہستی ریاست کے لئے ہے۔ "ریاست ذاتی حقوق (INHERENT RIGHTS) کی مالک ہے۔ جو اس سے کسی صورت میں بھی چھینے نہیں جا سکتے جو ان کے حقوق میں دخل اندازی کا ارادہ کرے وہ غدار ہے۔ باغی ہے۔ ریاست کو حق حاصل ہے کہ اسے فنا کے گھاٹ اتار دے۔ ریاست کی حفاظت کے لئے سب کچھ جائز ہے جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے ریاست (STATE) ایک مجرد اصطلاح (ABSTRACT TERM) ہے جس کی آج تک کوئی جامع تعریف نہیں ہو سکی۔ کوئی نہیں بتا سکتا کہ اسٹیٹ بالآخر کہتے کسے ہیں۔ ان سیاسی مہرہ بازوں نے عوام کو اس مجرد اصطلاح کے گورکھ دھندے میں الجھا دیا اور اس کے پردے میں وہ سب کچھ کرنے چلے گئے جو ملوکیت کیا کرتی تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ لیکن اس فرق کے ساتھ کہ ملوکیت کے دور میں لوگوں کو معلوم ہوتا تھا کہ ان پر جو استبداد کس کی طرف سے ہو رہا ہے۔ لیکن اب یہ صورت ہو گئی کہ قتل ہو رہے ہیں اور کچھ معلوم نہیں کہ قاتل کون ہے اور خون بہا کس کے ذمے ہے۔ یہ سب کچھ اسٹیٹ کے لئے ہوتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ اسٹیٹ کہتے کسے ہیں۔ اگر آپ غور کریں تو آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو جائیگی کہ جس طرح ذہنِ انسانی کے عہدِ طفولیت میں پیشوائیت نے دیوتاؤں کا وجود پیدا کیا تھا اور ان کے نام پر سب کچھ روا رکھا جاتا تھا۔ اسی طرح عہد جدید میں اسٹیٹ کے وجود کا بت تراشا گیا ہے۔ صرف الفاظ بدلے ہیں روح وہی ہے۔

قرآنی انقلاب

قرآن نے آکر کہا کہ حاکم اور محکوم کا تصور ہی باطل ہے۔ انسانوں کو مل جل کر رہنا ہے اس کے لئے انہیں ایک معاشرتی نظام کی ضرورت ہے۔ یہ معاشرتی نظام دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جسے انسان اپنے قیاسات کی رو سے قائم کریں۔ دوسرے وہ جسے وحی کے عطا فرمودہ اصولوں کی روشنی میں قائم کیا جائے۔ وحی کی رو سے قائم کردہ معاشرہ کا نام اسلامی زندگی ہے۔ قرآن نے بتایا ہے کہ اسلامی معاشرے کے قیام کی صورت یہ ہے۔ کہ جو لوگ بغیر کسی جبر و اکراہ کے اس حقیقت کو تسلیم کریں کہ فی الواقعہ وحی کی رو سے قائم ہونے والا معاشرہ انسانی زندگی کے لئے بہترین معاشرہ ہے وہ (اس اشتراکِ ایمان کے رشتے میں منسلک ہو کر) باہمی نظم و ربط پیدا کریں۔ اس سے اس معاشرے کا وجود عمل میں آجائیگا اس سے ظاہر ہے کہ اس معاشرہ کی بنیاد ایمان پر ہے۔ پھر سن لیجئے کہ ایمان سے مراد ہے کہ اس حقیقت کو بطیبِ خاطر تسلیم کرنا کہ انسانی زندگی کیلئے صحیح معاشرہ وہی ہے جو وحیٔ خداوندی کی بنیادوں پر قائم ہوتا ہے۔ چونکہ اس معاشرہ کی بنیاد ہی ایمان (یا IDEOLOGY)

اسلامی نظام کی بنیاد دل کی رضامندی پر ہے

پر ہے اور ایمان صرف اس وقت ایمان کہلا سکتا ہے جب وہ دل کی رضامندی سے قبول کیا جائے۔ اس لئے اس معاشرہ کے قیام میں جبر و اکراہ کا تصور ہی ناممکن ہے۔ اس معاشرہ کے افراد اپنے دل کے فیصلے سے اس نظام کے اجزاء بنتے ہیں اس لئے جس طرح وہ شخص اس نظام کا جزو نہیں بن سکتا جس کا دل اس نظام کی اصلیت کی گواہی نہ دے۔ اسی طرح وہ شخص بھی اس نظام کا جزو نہیں رہ سکتا جو اس نظام میں داخل تو ہو جائے لیکن اس کے بعد اس کا دل اس کی اصلیت سے مطمئن نہ ہو۔ قرآن جس طرح اول الذکر کو اس نظام کا جزو بننے پر مجبور نہیں کرتا

اسی طرح ثانی الذکر کو بھی زبردستی اس نظام کا جزو رہنے پر مجبور نہیں کرتا۔ اس لئے کہ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے اس نظام کی بنیاد ہی رضامندی (ایمان) پر ہے۔ جہاں جبر آیا یہ نظام ٹوٹا۔ جبر سے محکوم تو اکٹھے رکھے جا سکتے ہیں۔ ایک صالح نظام کے اجزا یکجا نہیں رکھے جا سکتے۔ ایک صالح نظام کے افراد کا باہمی تعلق ائتلافِ قلب سے ہوتا ہے یعنی دل و نگاہ کی ہم آہنگی اور یک رنگی۔ یہ ظاہر ہے کہ قلب و نگاہ کی ہم آہنگی جبر سے پیدا نہیں کی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ سے کہہ دیا کہ دلوں کی یک رنگی (ائتلافِ قلوب) جو اس نظام کے افراد کی خصوصیت ہے۔ صرف ایمان سے پیدا ہو سکتی ہے۔ لو انفقت ما فی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبھم (۸/۶۳) اگر تو جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ خرچ کر دیتا تو بھی ان کے دلوں میں ائتلاف پیدا نہ کر سکتا۔ جو افراد قلبی ہم آہنگی کے بجائے دیگر مقاصد کی خاطر ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں ان کے متعلق قرآن نے بتایا ہے کہ تحسبھم جمیعا و قلوبھم شتّٰی (۵۹/۱۴) تو انہیں اکٹھا سمجھتا ہے۔ حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں اور جن لوگوں کو زبردستی باندھ کر رکھا جائے ان کا اس طرح اکٹھا رہنا منافقت کی بنا پر ہو سکتا ہے بطیبِ خاطر نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ اس نظام کے اجزا کس طرح بن سکتے ہیں جس نظام کی بنیاد قلبی ہم آہنگی پر ہو۔ اسی لئے وہ کہتا ہے کہ جن لوگوں کا اس نظام کی اصلیت پر ایمان نہ رہے انہیں نظام سے نکل جانے دیجئے۔

(طلوع اسلام کراچی مارچ ۵۲ء)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ھالینڈ میں تبلیغ اسلام

جلسوں، تقریروں، لٹریچر اور ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق

رپورٹ کارگذاری ہالینڈ مشن بابت جنوری فروری ۱۹۵۲ء

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر انچارج ہالینڈ مشن)

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مشن کا کام بدستور جاری رہا۔ نئے سال کے آغاز کے ساتھ بہت سے نئے مواقع تبلیغ کے پیدا ہوئے۔ گویا نیا سال ہمارے مشن کیلئے اس عرصہ میں نہایت مبارک رہا۔ بہت سے نئے احباب ایسے ملے جو خاص طور پر ہمارے کام میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو ہمارے کام میں مدد کا موجب بن رہے ہیں یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی برکات کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی دے رہا ہے۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ اپنے بزرگان کرام کی دعاؤں کو کھینچنے کے لئے کارگذاری کی مختصر روئداد درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) صداقت اسلام پر چار لیکچر:۔ ہیگ کی ایک پرائیویٹ درسگاہ میں چار تقاریر کا انتظام کیا گیا۔ جس کے لئے اس درسگاہ کے مینیجر اور پریذیڈنٹ صاحبان سے ملاقات کی گئی۔ جس پر انہوں نے ہر ہفتہ ایک لیکچر کروانے کا وعدہ فرمایا۔ اور دوسرے مضامین کے ساتھ "اسلام" کے موضوع پر بھی ایک کلاس کھولنے کا اعلان کر دیا۔ اس درسگاہ کے دس ہزار کے قریب ممبران ہیں۔ چنانچہ جنوری میں حضرت نبی اکرم صلعم کی سیرت مقدسہ۔ اسلامی قیام کا منبع۔ خصوصیات اسلام۔ اسلام کا اقتصادی نظام کے مضامین پر تقاریر کی گئیں۔ ہر تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ بعد میں ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ تک سوالات کے جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ ان تقاریر میں حصہ لینے والوں نے نہایت ہی دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور اسلام کے متعلق مزید کتب و رسالہ جات کا مطالبہ کیا جو کر ان کی خواہش کے مطابق مہیا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تقاریر کی وجہ سے اسوقت چار پانچ احباب اسلام کے بہت قریب آچکے ہیں۔ اور مزید کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشے۔

۲۔ اجلاس:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تین جلسے کئے گئے۔ ایک روٹرڈم میں اور ایک دو میٹنگ ہیں۔ روٹرڈم میں برادرم مکرم دلیون کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی ابوبکر صاحب ایوب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور بعد میں ترجمہ بھی کیا۔ ان کے بعد ایک نئے زیر تبلیغ دوست مسٹر خان اونک نے مختصر سی تقریر کی جس میں بتلایا کہ اس کو صداقت معلوم کرنے کے لئے صاف دل ہو کر غور کرنا چاہئیے۔ بعد میں خاکسار نے "اسلام اہل یورپ کے لئے کیا لایا ہے؟" کے موضوع پر تقریر کی جس میں بتلایا کہ اسلام بائیبل کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوا اور وہ تعلیم لایا جس کا وعدہ مسیح کے ذریعہ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس ضمن میں اسلام کی تعلیم کا عیسائیت کی تعلیم سے مقابلہ کر کے دکھایا گیا۔ اور بتلایا کہ اسلام تمام گذشتہ مذاہب کی تعلیم کو یکجا اور مکمل طور پر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ تقاریر کے بعد قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔

ہیگ کے ایک جلسہ میں خاکسار نے قرآن مجید کے الہامی اور مکمل "کتاب ہونے" کے موضوع پر پون گھنٹہ کے قریب تقریر کی۔ بعد میں ایک گھنٹہ تک سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔

دوسرے جلسہ میں مولوی ابوبکر صاحب ایوب نے تلاوت قرآن مجید کی اور مسٹر خان اونک نے آدھ گھنٹہ تک تمہیدی تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار نے خصوصیات اسلام کے موضوع پر پون گھنٹہ کے قریب تقریر کی۔ تقریر کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ اللہ کے فضل سے ہمارا آخری جلسہ بہت کامیاب ہوا۔ ہال میں مزید گنجائش نہ رہی۔ احباب نے نہایت دلچسپی سے تقاریر کو سنا۔ بہت سے نئے احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے تمام جلسوں کی اطلاع دعوت ناموں اور اخبار میں اعلان کے ذریعہ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو بہتر نتائج کا موجب بنائے۔

(۳) اسپرانتو:۔ ہالینڈ میں بہت سے لوگ اسپرانتو کے دلدادہ ہیں۔ خاکسار نے بھی کچھ تھوڑی سی کوشش سے ان لوگوں تک پیغام پہنچانے کے لئے اسپرانتو سیکھ لی ہے۔ یہ لوگ اسپرانتو میں بات سننے کے لئے آسانی سے تیار ہو جاتے ہیں۔ مگر اپنی زبان میں اتنی دلچسپی سے کام نہیں لیتے۔ گذشتہ دسمبر میں ان کے بین الاقوامی پرچہ میں ایک دوست کے ذریعہ اعلان چھپوا دیا گیا کہ جو اسپرانتو کلب اسلام کے متعلق تقریر کروانا چاہیں۔ وہ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں فروری میں تین مقامات سے تقریر کرنے کی دعوت ملی ایک ([illegible]) کی اسپرانتو کلب سے دوسری ([illegible]) اور تیسری ایمسٹرڈم کی کیتھولک اسپرانتو کلب سے خاکسار ان تینوں مقامات پر گیا۔ اور اسلام اور پاکستان کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ایمسٹرڈم میں اسلام کے اقتصادی نظام پر بھی تقریر کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب نے نہایت دلچسپی کا اظہار کیا اور بعض زیادہ دلچسپی لینے والے احباب بھی شامل تھے۔ امید ہے کہ بعض اور مقامات پر بھی تقاریر کا موقعہ مل جائے گا۔

(۴) پرچہ اسلام:۔ پرچہ اور اسلام باقاعدہ جاری کیا گیا۔ جس میں قرآن مجید کی بعض آیات و ترجمہ تفسیر کے علاوہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ایک حصہ اور بعض سوالات کے جوابات درج کئے جاتے رہے۔ یہ پرچہ یکصد احباب کے نام باقاعدہ ارسال کرنے کے علاوہ بعض نئے دلچسپی لینے والے احباب کے نام بھی ارسال کیا جاتا رہا۔ برادرم مکرم مسٹر دلیون اور مولوی ابوبکر صاحب ایوب اس کی تیاری اور ترسیل کا کام نہایت دلچسپی سے کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزائے خیر دے۔

دلچسپی لینے والے احباب کو مختلف کتب و رسالہ جات ارسال کئے جاتے رہے اسکے علاوہ ہالینڈ کے گاہے گاہے بعض احباب کو ان کی درخواست پر کچھ لٹریچر ارسال کیا گیا۔

بعض دوکانوں پر سلسلہ کا کچھ لٹریچر برائے فروخت رکھوا دیا گیا تا اس سے لوگوں کو مشن کا تعارف ہوتا رہے۔ اسی طرح ایک میوزیم کی کتب کی دوکان پر بھی کچھ لٹریچر رکھا گیا۔

(۵) دوسروں کی مجالس میں:۔ دوسروں کے جلسوں وغیرہ میں شریک ہونے کی کوشش بھی کی جاتی رہی اور اسی طرح موقعہ پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ بھی ملتا رہا۔ اور بعض نئے اور دلچسپی لینے والوں سے واقفیت پیدا ہو جاتی رہی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تین دفعہ کیتھولک کی ایک تبلیغی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا جو کہ غیر کیتھولک کے لئے منعقد کی جاتی ہے۔ ہر موقعہ پر خاکسار کو بھی سوالات کا موقعہ ملتا رہا۔ دو دفعہ سوالات کی کثرت کی وجہ سے انہیں جلسہ کی کارروائی کو آئندہ پر ملتوی کرنا پڑا۔ ان میں محترمہ ناصرہ زمرمن اور بعض دیگر زیر تبلیغ احباب بھی شریک ہوتے رہے۔ خاکسار کے سوالات کا حاضرین پر اچھا اثر پڑتا رہا۔ ان کی وجہ سے بعض متلاشیان حق نے ہماری طرف آنا شروع کر دیا۔

ہیگ کی ایک ادبی مجلس کی دو میٹنگوں میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ جس میں دو پادریوں کی تقاریر تھیں۔ ہر دو مواقع پر خاکسار کو سوالات کے ذریعہ اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ ایک دفعہ محترمہ ناصرہ زمرمن بھی شریک ہوئیں۔ اور انہوں نے بھی سوالات کئے۔ انہوں نے پادری صاحب سے دریافت کیا کہ اگر مسیح خدا تھے تو پھر انہوں نے اپنی والدہ کو پہلے پیدا کیسے کر لیا۔ والدہ تو بچے سے پہلے پیدا ہوتی ہے۔ پادری صاحب کچھ گھبرا سے گئے۔ اور کوئی جواب نہ دیا۔ بعد میں جاتے ہوئے انہیں کہہ گئے۔ کہ وہ اس کا جواب نہ دے سکتے تھے۔ کیونکہ وہ اس قسم کے موضوع کی تیاری کر کے نہیں آئے ہوئے تھے۔

(۶) انفرادی تبلیغ:۔ انفرادی تبلیغ دو قسم کی ہوتی ہے (۱) بعض احباب مشن ہاؤس پر تشریف لاتے ہیں۔ (۲) بعض احباب اپنے ہاں مدعو کر کے پیغام حق سنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دو قسم کی انفرادی تبلیغ کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔ جلسوں وغیرہ سے جو وقت بچتا رہا۔ اس میں ہم دوستوں کے ہاں جاتے رہتے اور یا انہیں اپنے ہاں مدعو کرتے رہتے۔

ان زیر تبلیغ احباب میں سے مسٹر خان اونک اکیرمس۔ مسٹر بیک۔ سیلمہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مسٹر مبیلمہ ایک میوزیم کے ڈائریکٹر ہیں۔ اور اسلام میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ مسٹر خان اونک لائیڈن یونیورسٹی کے پاس شدہ ہیں۔ ڈچ، جرمن، انگریزی اور فرنچ کے علاوہ یونانی اور لاطینی بھی جانتے ہیں۔ یہ دوست کچھ آزاد خیال تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل۔ ان سے ابھی کچھ عرصہ قبل واقفیت ہوئی تھی انہیں اسلام کے متعلق کچھ لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ جسے انہوں نے بہت مفید پایا اور اسلامی تعلیم کی مقبولیت کے قائل ہو گئے۔ ایک دن کہنے لگے کہ اسلام اس سے قبل کیوں ہمارے ملک میں نہیں آیا۔ ہم تو عیسائیت کی وجہ سے تباہ ہی ہو رہے تھے۔ اگر اسلام سے میری پہلے واقفیت ہو جاتی۔ تو ممکن ہے کہ بہت کچھ جو میں کر چکا ہوں نہ کرتا۔ یہ دوست متواتر مطالعہ کر رہے ہیں۔ اسوقت احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی زیر مطالعہ ہیں۔ احباب کرام ان کی ہدایت کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں (باقی)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی)

ذیل میں ان رقوم کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔ جو گذشتہ اعلان کے بعد چندہ امداد درویشان کے طور پر میرے دفتر میں وصول ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ جنہوں نے اپنے بھائیوں کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ اور دوسرے بھائیوں کو بھی توفیق دے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس نیک تحریک میں شامل ہو کر ثواب کمائیں جو رقوم دفتر محاسب ربوہ کے ذریعہ وصول ہوتی ہیں۔ وہ اس فہرست میں شامل نہیں کی گئیں۔ کیونکہ ان کی رسید براہ راست دفتر محاسب کی طرف سے بھجوا دی جاتی ہے۔ ایسے دوستوں کو اگر اپنی رقوم کے متعلق کچھ پوچھنا ہو۔ تو دفتر محاسب ربوہ سے دریافت فرمائیں۔

ایک بات اس موقعہ پر پھر دہرا دینی ضروری ہے۔ کہ جیسا کہ میں بار بار اعلان کر چکا ہوں۔ جو رقوم درویشوں اور ان کے اہل و عیال کی خدمت کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔ وہ **ہدیہ** کا رنگ رکھتی ہیں۔ نہ کہ **صدقہ** کا لیکن چونکہ بعض لوگ اپنے صدقے کی رقوم بھی اس کار خیر میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کے عطیہ کو بھی شکریہ کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے۔ مگر دوستوں کو چاہیئے کہ وہ بلا وجہ صدقہ کا لفظ نہ لکھا کریں۔ بلکہ صرف اسی صورت میں صدقہ کا لفظ لکھا کریں۔ جبکہ کوئی رقم حقیقتاً صدقہ کے طور پر دی جانی مقصود ہو۔ ورنہ ہدیہ یا امداد درویشاں کا لفظ لکھا کریں۔ جو درویش بھائیوں کے زیادہ شایانِ شان ہے۔

ذیل کی فہرست میں چندوہ رقوم بھی شامل ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صدقہ کے طور پر بعض احباب یا جماعتوں نے بھجوائی ہیں۔ یہ رقوم مرکزی غرباء میں نقدی یا غلہ کی صورت میں تقسیم کر دی گئی ہیں اللہ تعالیٰ ان دوستوں کے صدقات کو قبول فرمائے۔ اور ان کی مبارک غرض کے پورا ہونے کے لئے رستہ کھول دے۔ آمین۔ فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۵/۳/۵۲

هوالناصر

(۱) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ صدقہ بکرا برائے حضرت صاحب (ربوہ میں بکرا صدقہ کرایا گیا) ۲۰-۰-۰
(۲) عبد المجید صاحب ربوہ امداد درویشاں ۵-۰-۰
(۳) چوہدری جلال الدین صاحب اصغر مال روڈ راولپنڈی (قادیان میں صدقہ کیلئے) ۱۰-۰-۰
(۴) ملک شیر بہادر خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب امداد درویشاں ۲۰-۰-۰
(۵) چوہدری محمد حسین صاحب ایس۔ ڈی۔ او ٹھٹھانہ بھولا خاں سندھ صدقہ ۲۵-۰-۰
(٦) محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی رتن باغ لاہور۔ امداد درویشاں ۵-۰-۰
(۷) محمد طارق خاں صاحب ابن چوہدری محمد یعقوب خاں صاحب سابق گل منج ۵-۰-۰
(۸) ملک نور خاں صاحب معرفت مبارک اینڈ کو سول بازار کیمبل پور صدقہ ۵-۰-۰
(۹) شیخ محمد حسین صاحب پنشنر قانونگو شیخوپورہ امداد درویشاں ۱۰-۰-۰
(۱۰) غلام احمد صاحب انچارج ڈسپنسری لبھر پور منٹگمری ۵-۰-۰
(۱۱) شیخ عبد الوہاب صاحب جنرل سکرٹری خدام الاحمدیہ کراچی ۵-۰-۰
(۱۲) مولوی فتح محمد خاں صاحب ہوشیار پوری چک ۲٦۹ ملتان (معرفت ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب عربی ماسٹر ڈی۔ بی ہائی سکول) ۱۰-۰-۰
(۱۳) مرزا مبارک احمد صاحب آف پٹی حال ڈگری سندھ ۱۰-۰-۰
(۱۴) خواجہ منصور احمد صاحب معرفت خواجہ عبد الغنی صاحب راولپنڈی ۵-۰-۰
(۱۵) سید منظور علی صاحب آف قادیاں حال سیالکوٹ ۵-۰-۰
(۱٦) فاطمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پشاور برائے صدقہ حضرت صاحب بمقام قادیان ۳۰-۰-۰
(۱۷) اہلیہ شیخ محمد سعید صاحب ۱۵ برکت علی روڈ لاہور امداد درویشاں ۱۰-۰-۰
(۱۸) اہلیہ شیخ محمد سعید صاحب مذکور ۱۵ برکت علی روڈ صدقہ ۲۰-۰-۰
(۱۹) حمیدہ عارفہ صاحبہ صدر حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ صدقہ حضرت صاحب ۴۰-۰-۰
(۲۰) حاجی نصیر الحق صاحب راولپنڈی امداد درویشاں ۳۰-۰-۰
(۲۱) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بذریعہ شیخ عبد الستار صاحب گورنمنٹ کوارٹرز لاہور برائے صدقہ بکرا درویشان قادیان ۲۰-۰-۰
(۲۲) غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب پسرور ۵-۰-۰
(۲۳) پائیلٹ آفیسر خلیفہ منیر الدین صاحب ۵-۰-۰
(۲۴) عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب مرحوم ۵-۰-۰
(۲۵) عبد الرؤف خاں صاحب آرڈیننس آفیسر لاہور چھاؤنی ۱۰-۰-۰
(۲٦) " " " " " " صدقہ ۱۰-۰-۰
(۲۷) لیفٹیننٹ وہاب الدین صاحب ایبٹ آباد بذریعہ چیک امپیریل بنک آف انڈیا ۱۵-٦-۰
(۲۸) ڈاکٹر محمد دین صاحب پھلروان ضلع سرگودھا امداد درویشاں ۳۰-۰-۰
(۲۹) زینت بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (صدقہ) ۱۰-۰-۰
(۳۰) کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ H/16 کاکول ضلع ہزارہ (صدقہ) ۱۰-۰-۰
(۳۱) محمد ابراہیم صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ منڈی چوہڑکانہ امداد درویشاں ۱-۰-۰

میزان کل ۳۹٦-٦-۰

ویدک زمانہ میں اقلیتوں کے ساتھ سلوک

(از مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ)

پنڈت شودت پانڈے نے لکھا ہے۔ یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ حقیقی امن اور شانتی کے لئے ضروری ہے کہ وید اور دھرم اور شاستروں کے پوتر قوانین کا بھارت میں نفاذ کیا جائے۔ ویدک قوانین کے نفاذ کے بغیر نہ صرف بھارت بلکہ دنیا کا امن بھی خطرہ میں ہے تاریخ بتاتی ہے۔ کہ ویدک زمانہ میں جب کہ ویدک قوانین رائج تھے۔ اقلیتیں آزادانہ طور پر اپنے مذہبی رسومات ادا کرتی تھیں۔ اور اکثریت کی طرف سے ہمیشہ ان کے ساتھ رواداری کا سلوک ہوتا رہا وغیرہ"

پانڈے جی کا یہ دعویٰ کہ ویدک زمانہ میں اقلیتیں (بودھ۔ جینی وغیرہ) آزادانہ مذہبی رسومات ادا کرتی رہی ہیں۔ اور اکثریت نے کبھی بھی ان سے غیر رواداری کا سلوک نہیں کیا واقعات کے صریح خلاف ہے۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یا تو پانڈے جی نے تاریخ کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ اور یا پھر وہ لوگوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ جس نے تھوڑا سا بھی ہند و تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ آریوں نے اپنے راجیہ میں بودھوں اور جینیوں پر وہ وہ مظالم کئے کہ جن کو یاد کر کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں چنانچہ لکھا ہے۔ کہ جب آریوں اور بودھوں جینیوں کے درمیان مباحثہ اور مباہلہ ہوا۔ تو اس وقت مشہور راجہ سودھنوا کے تمام شکوک رفع ہو گئے۔ اور وہ ویدک دھرمی بن گیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ملازموں کو مخالفین وید کے مارنے کا تاکیدی حکم دیا۔ کہ ہمالیہ سے لے کر راميشور تک ناستک اور بودھوں کے جس قدر بچے بوڑھے۔ جوان ملیں۔ ان سب کو مار ڈالیں۔ اور اگر میرا کوئی ملازم ناستکوں کا ناش نہ کرے گا۔ تو اس حالت میں اس کو بھی سزائے موت دی جائے گی"۔ (شنکر وگوجے ص۱۳۲)

بھائی پرمانند جی کی رائے

بھائی پرمانند جی اپنی کتاب تاریخ راجستھان پر لکھتے ہیں کہ:۔

"ہرش جو بودھ تھا۔ کے زمانہ میں موریہ خاندان کی ایک شاخ کا راجہ سندھ پر حکومت کرتا تھا۔ اس خاندان کی ایک شاخ چتوڑ میں حکمران تھی۔ سندھ کے راجہ کا نام ساہی تھا۔ ہرش کے زمانہ میں یہ سب راجہ اور ان کی پرجا بودھ دھرم کے ماننے والے تھے۔ ۶۵۰ء کے قریب راجہ ساہی بیمار ہو کر گذر گیا۔ اس کے بعد اس کے برہمن وزیر چچ نے راج پر قبضہ کر لیا۔ اور راجہ کی رانی سے شادی کر لی۔ یہ چچ پکا ہندو تھا۔ اس کی تخت نشینی سے سندھ میں ایک مذہبی انقلاب ہو گیا۔ اس نے جاٹوں اور جا لوٹوں کے متعلق جو کہ بودھ تھے۔ کئی ایسے قوانین بنائے۔ جن سے ان کے حقوق چھین لئے۔ ان کو ریشم کے کپڑے پہننے بند کر دیئے۔ ان کو ننگے پاؤں اور ننگے سر چلنے کا حکم دیا۔ اور گھوڑوں پر بغیر زین کے سواری کرنے کا حکم دیا نیز وہ برہمن آباد کے راجہ کے ہاں جلانے کیلئے لکڑیاں پہنچایا کریں۔ اور اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرتا تو اسکو قتل کر دیا جاتا۔" (ص۱۲۹)

بھائی ایک اور مورخ لکھتے ہیں کہ:۔

"ان چار سو برسوں نے ملکر دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور ملا خونریز جنگ بودھوں کی راجدھانیوں پر چڑھائی کی سب بودھوں نے شکست کھائی اور وہ طرح طرح کے عذابوں اور تکالیف میں مارے گئے اور ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ ہزارہا مخلوق خدا کا اس لڑائی میں ناش ہوا۔ ہزاروں خاندان تباہ ہو گئے۔ بہت سے بودھوں کو سولی پر لٹکایا گیا۔ بہت سے پھونک دیئے گئے۔ اور ہزاروں جلا وطنی کی حالت میں دیش بدر کئے گئے۔ اور جہاں بودھوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ ان کو دیوں نے آگ اور تلوار کی مار سے معہ ان کے علاقوں کے برباد کر دیا" (لائف آف دیگر پاجیت ص۱۲۰۸)

پنڈت رام چندر شکلا کی رائے

سوامی شنکر اچاریہ نے اس بات کا کھلے شبدوں میں اعلان کر دیا کہ جو بودھ راجہ مع اپنی رعایا کے ویدک دھرم کو سویکار کر لیگا وہ بچ جائیگا۔ لیکن جو بودھ ویدک دھرم کو گرہن کرنے میں سنکوچ کرے گا۔ اس کے لئے صرف ایک ہی سزا ہے۔ کہ اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ اس اعلان کے بعد ہزارہا بودھ مت والے بھارت چھوڑ کر دوسرے ممالک میں چلے گئے۔ (بھارت کا اتہاس ص۱۳۵)

پھر پانڈے صاحب نے بیان فرمایا ہے۔ کہ ویدک زمانہ میں اقلیتوں کو مذہبی آزادی تھی۔ کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق آزادانہ مذہبی رسومات ادا کر سکیں۔ پانڈے جی نے یہ بات بھی غلط طور پر ہندو دھرم کی طرف منسوب کر دی ہے۔ ورنہ وید اور شاستروں میں کوئی ایک بھی واقعہ ایسا نہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے۔ کہ اقلیتوں کو ویدک زمانہ میں اپنی مذہبی رسومات ادا

کرنے کی اجازت نہیں۔ کیا آپ کو ترتیا یگ کا وہ مشہور واقعہ یاد نہیں۔ جب کہ مہاراجہ رام چندر جی مہاراج کی حکومت کے تخت پر تھے۔ ایک دن ایک برہمن روتا ہوا آیا۔ اور عرض کی کہ آپ کا راجیہ دھرم کا نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کے راجیہ میں باپ کے ہوتے ہوئے بیٹا مر گیا ہے۔ یہ واقعہ آپ کے خاندان میں یعنی رگھو سے لیکر دسرتھ کبھی نہیں ہوا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی حکومت اب دھارمک نہیں رہی یہ الفاظ سن کر مہاراجہ رام چندر نے تلوار میان سے نکال کر اور تخت سے اُٹھ کر جنگل کی طرف چل پڑا۔ بڑی تلاش کے بعد آپ نے ایک آدمی کو دیکھا۔ جو کہ پرماتما کی عبادت کر رہا تھا۔ آپ نے اُس کے پاس جا کر پوچھا۔ تو کون ہے۔ اُس نے عرض کی کہ مہاراج میں شمبوک نام کا ایک شودر ہوں۔ اور یہاں جنگل میں خدا کی عبادت کر رہا ہوں۔ آپ نے تلوار میان سے نکال کر اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ اور کہا کہ اگر شودر پرماتما کی پوجا کرنے لگ پڑے تو برہمن کہاں جائیں گے۔ یہ عبادت کا ہی اثر تھا کہ برہمن کا لڑکا باپ کی زندگی میں مر گیا۔ اُدھر رام چندر جی نے شودر کا سر تن سے جدا کیا۔ اور اُدھر برہمن کا بچہ زندہ ہو گیا۔

(باقی پھر)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم شیخ فضل حق صاحب مصری شاہ کے چار بچوں نے امسال امتحانات دیئے ہیں۔

(۲) مکرم عبد الرشید صاحب سیکرٹری مال حلقہ چابک سوار ان بی اے بھی ایک امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ نیز عبد الوہاب صاحب بی۔ ایس فارمیسی کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان سب کی کامیابی کے لیے درخواست دعا ہے۔

(۳) چوہدری غلام رسول صاحب چیف بکنگ کلرک منڈی بہاؤ الدین بیمار ہیں۔ اب بیماری نے زیادہ تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔

(۴) بابو عبد الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مصری شاہ کی اہلیہ سخت بیمار ہیں۔

(۵) غلام محمد صاحب ثالث کا چھوٹا بچہ بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ عطا فرمائے

اشتہار
بار برداری کے خچر

(۱) گورنمنٹ مندرجہ ذیل تفصیل کی لادو خچریں اپریل کے آخری ہفتہ میں خرید کرے گی۔ اصل تاریخوں کی اطلاع بعد میں دی جائے گی۔

رنگ:- کوئی رنگ ماسوا بھورا، خمیدہ اور چتکبرا
(Pink-bald, skewbald, white)

عمر:- ۴ سے ۱۰ سال تک

قد:- ۲-۱۳ سے ۲-۱۴ ہاتھ

زیر بند:- ۵۸ انچ سے کم نہ ہو۔

قیمت:- ۴۰۰ روپے یا اس سے کم بلحاظ مال

(۲) جو تاجر اپنے جانور پیش کرنا چاہتے ہوں انہیں فوراً دستخط کنندہ ذیل سے رابطہ پیدا کرنا چاہیئے۔ اور خچروں کی تعداد سے اطلاع دیں جو وہ مندرجہ ذیل خریداری کے مراکز میں کسی جگہ پیش کرنا چاہتے ہوں۔

(۱) لاہور (۴) راولپنڈی
(۲) سرگودھا (۵) پشاور
(۳) لائل پور

(۳) خریداری کرنے والے بورڈ کے ملاحظہ کے لئے مراکز خریداری تک جانوروں کو لانے اور واپسی کے اور ان کی خوراک کے اخراجات اگر وہ رد کر دیئے جائیں، تو متعلقہ تاجروں کے ذمہ ہوں گے البتہ خرید کردہ خچروں کو خریدنے کی تاریخ سے گورنمنٹ کے خرچ پر خوراک دی جائے گی۔

(۴) مزید تفصیلات درخواست کرنے پر مہیا کی جائیں گی۔

ڈائریکٹر آف ریماؤنٹس
ویٹرنری اینڈ فارمز
جنرل ہیڈ کوارٹرز۔ راولپنڈی

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

تصحیح:- اشتہار

ڈائریکٹر آف ریماؤنٹس ویٹرنری اینڈ فارمز کے اشتہارات الفضل مورخہ ۲۵ اور ۲۷ ؍ ۳ ؍ ۵۲ء میں خچروں کی قیمت ۴۰۰/- روپیہ یا اس سے کم بلحاظ مال پڑھا جائے۔ کیونکہ پہلی اطلاع صحیح نہ تھی۔

چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر وزارت دفاع
راولپنڈی

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی نظم اوقات اور کرایہ نامہ اُردو اور انگریزی زبان میں پاکستان بھر میں اپنی نوعیت کی تمام مطبوعات سے زیادہ تعداد میں اور وسیع ترین حلقہ میں شائع ہونے والی کتاب ہے اسمیں اشتہار دینا ایک بہترین تجارتی منفعت ہے اس کا آئندہ شمارہ یکم جون ۱۹۵۲ء کے روز شائع ہوگا۔ اس لیے پریس میں چھپنے کیلئے اسے عنقریب بھیجا جائیگا۔ اشتہارات کیلئے جگہ ۱۵ اپریل ۵۲ء سے پہلے بک کرالیں۔ نرخ واجبی اور مناسب ہیں۔

مزید تفصیلات کیلئے ذیل کے پتے سے دریافت کریں

جنرل منیجر کمرشل (پبلسٹی)، نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو حریت ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو۔ وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کا پتہ روانہ کرے۔ ہم اُن کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

مَیں شہنشاہوں کے شہنشاہ کے سوا کسی حکومت بادشاہ یا رعایا کے آگے سجدہ ریز نہیں ہوتا

اگر مجھے کہا جائے تو میں اسی وقت اپنا استعفا دے دُونگا

پاکستان پارلیمنٹ میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا ایمان افروز بیان

چوھدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے میاں افتخار الدین اور سردار شوکت حیات خان کے نہایت رکیک، بودے اور ذاتیات پر مبنی اعتراضات کا جواب جن حقیقت افروز اور مومنانہ الفاظ میں دیا۔ ان کا ترجمہ ہم سول ملٹری گزٹ ۲۸ مارچ ۱۹۵۲ء سے درج ذیل کرتے ھیں۔ فھوا ھٰذا۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے خلاف جو جرح قدح میاں افتخار الدین اور سردار شوکت حیات خان نے کی اور جس کو بار بار دہرایا گیا وہ یہ تھی کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی برطانیہ اور امریکہ کے دامن سے بندھی ہوئی ہے۔ میاں افتخار الدین صاحب نے جو وزیر خارجہ کے خلاف ذاتی حملے کئے اُن میں "پٹھو" اور "غلام حکومت کا غلام" "وزیر خارجہ کا ریکارڈ یہ ہے کہ تیس سال تک برطانوی سامراجیت کے سجدہ ریز رہے ہیں" وغیرہ قسم کے الفاظ اور فقرے بھی استعمال کئے۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے اپنے جواب میں چند ایک مثالیں پیش کیں۔ جن میں پاکستان نے بڑی بڑی طاقتوں کی سخت سے سخت مخالفت کے علی الرغم مسلم ممالک کی آزادی کے لئے حمائت کی اور ان کو مدد دی۔ آپ نے کہا کہ ان میں سے لیبیا۔ ایریٹریا۔ سمالی لینڈ۔ مراکو۔ ٹیونس اور انڈونیشیا بعض مثالیں ہیں۔ آپ نے میاں افتخار الدین کو دعوت دی کہ وہ ان مشرق وسطیٰ کے ممالک کا دورہ کریں۔ تو انہیں معلوم ہو گا کہ ان ممالک کا ہر ایک انسان معترف ہے کہ جہاں کہیں بھی آزادی حریت اور سامراجیت کے خلاف لڑائی اور نوآبادیاتی پالیسی کی مخالفت کا سوال پیدا ہوا۔ پاکستان ہمیشہ صف اول میں رہتا رہا ہے۔ وزیر خارجہ نے فرمایا کہ مصری برطانوی جھگڑے میں پاکستان کا موقف یہ تھا کہ کوئی ایسا فیصلہ ہو جس سے مصری عوام کی پوری پوری تسلی ہو اور جو مصر کے وقار عزت نفس اور علو شان کے شایاں ہو۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ برطانوی ایرانی جھگڑے میں ہماری تمام جدوجہد اس اصول کے پیش نظر رہی ہے کہ اس امر کو غیر مبہم الفاظ میں تسلیم کر لیا جائے کہ ایران کو اپنی تیل کی صنعت کو قومی بنانے کا حق حاصل ہے اور یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ قومی بنانے کا اقدام اب منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ وزیر خارجہ نے انکشاف کیا۔ کہ آپ نے حالیہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کا دورہ اپنی حکومت کی ہدایات کے مطابق کیا ہے۔ علاوہ ازیں وہ ترکی کے وزیر خارجہ کی دعوت پر جو انہوں نے اپنی حکومت کی طرف سے دی گئی تھی

برطانوی سامراجیت کے سامنے سجدہ ریز ہونے کے اعتراض کے جواب میں چوہدری ظفر اللہ خان نے اعلان کیا۔ "میں کبھی کسی کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوا۔ خواہ کوئی حکومت ہو یا ایک بادشاہ یا رعایا۔ سوائے اس کے کہ جو شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے۔ اور چونکہ میں اسکے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہوں میں کسی دوسرے کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوتا۔" آپ نے فرمایا۔ میں نے ہرگز کبھی کسی کے پاس کسی عہدے یا مرتبے کے لئے درخواست نہیں کی۔ وزارت خارجہ مجھے پیش کی گئی جبکہ میں غیر منقسم ہندوستان میں اس عہدہ پر فائز تھا۔ اور مجھے اس عزت افزائی کا فخر ہے کہ جو مجھے پاکستان کی تاریخ کے ایسے نازک مرحلے پر ملکی حقیر سی خدمت کرنے کا موقعہ دینے سے کی گئی ہے ٭

عراق میں انتخابات کیلئے

مخلوط کابینہ کا مطالبہ

بغداد ۲۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ عراق میں عام انتخابات کی نگرانی کیلئے استقلال پارٹی یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ تمام پارٹیوں کا ایک مخلوط کابینہ مقرر کر دیا جائے۔ پارٹی کا نظریہ ہے کہ اس کے بغیر انتخابات کی نگرانی کے لئے غیر جانبدار نگران کابینہ مرتب نہیں کی جا سکتی۔

استقلال پارٹی حزب مخالف کے تمام گروپوں سے رابطہ قائم کرنے اور اجتماعی طور پر براہ راست بیلٹ کا مطالبہ کیا جائے اور اگر یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا جائے تو تمام انتخابات کا بائیکاٹ کر دیں۔

نوری پاشا کی دستوری یونین پارٹی کے علاوہ تمام سیاسی پارٹیاں براہ راست بیلٹ کی حامی ہیں۔

پیپلز سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر رسید صالح جابر نے بھی ووٹ ڈالنے کے اس طریقے کی حمایت کی ہے۔ اس کا بیان ہے کہ ان خطوط پر انتخابی قواعد میں ترمیم کر دینے سے قوم کی مرضی کے مطابق ایک حقیقی جمہوری نظام قائم ہو جائے گا۔ آپ نے سوشلسٹ پارٹی کے تمام ارکان کو انتخابات کی تیاری کرنے کی ہدایت کی ہے۔ (استار)

قاھرہ ۲۸ مارچ۔ مصر کی وزارت سپلائی کے اسسٹنٹ انڈر سیکرٹری نے اخبارات کو بتایا کہ مصری روئی کے عوض ہنگری مصر کو ۰۰۰ ٹن شکر سپلائی کرے گا۔ (استار)

یہودی حملوں کے خلاف چار ممالک کا

احتجاج؟

دمشق ۲۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ چار ممالک کی طرف سے اسرائیلیوں کی جارحانہ کارروائیوں کے خلاف ایک احتجاج نامہ اقوام متحدہ کو بھیجا جائے گا۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ مصر شام لبنان اور اردن اس احتجاج کا مسودہ مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔

اس مراسلہ میں اس بات پر زور دیا جائے گا کہ سرحدی علاقوں میں عرب باشندوں کے خلاف یہودی حملے ابھی تک جاری ہیں۔ اور مطالبہ کیا جائے گا کہ ان جارحانہ کارروائیوں کو جلد از جلد قطعی طور پر ختم کیا جائے۔

اس بات پر بھی زور دیا جائے گا کہ اقوام متحدہ کے مبصرین کو ایسے حملوں کو ختم کرنے کی غرض سے سخت اقدامات کرنے کے اختیارات دے دئیے جائیں۔ (استار)

ملان کے خلاف مظاہرے

کیپ ٹاؤن ۲۸ مارچ۔ ملان وزارت سے مستعفی ہو جانے کا مطالبہ بدستور جاری ہے۔ جب ملان نے اعلان کیا کہ وہ جنوبی افریقہ کی عدالت عالیہ کے فیصلے کو ناقابل عمل قرار دیدے گا تو ڈیڑھ لاکھ سابق فوجیوں کی جماعت "ٹارچ کمانڈوز" نے یونائیٹڈ پارٹی سے مل کر زبردست مظاہرے کئے ہیں نیشنلسٹ پارٹی نے حزب مخالف کی طاقت سے ڈر کر اس تحریک کو "تخریبی تنظیم" قرار دیا ہے۔ (استار)

برطانیہ کے نئے تباہ کن جہاز

لنڈن ۲۸ مارچ۔ برطانوی بحریہ نے ۰۰۰،۰۰۰،۱۴ پونڈ کی لاگت سے جو نئے ڈی کلاس تباہ کن جہاز تعمیر کروائے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان سے زیادہ مہلک ضرب لگانے والے جہاز ابھی تک تیار نہیں ہوئے یہ جہاز ۱۹۵۳ء کے آغاز میں مکمل ہو جائیں گے۔ (استار)

ہلالی پاشا کا برطانیہ سے سوڈان خالی کرنے کا مطالبہ

لنڈن ۲۸ مارچ۔ قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہلالی پاشا نے برطانوی سفیر کو بتایا تھا کہ جب تک انہیں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کے لئے کم از کم قطعی تحفظات کا یقین نہ دلایا جائے وہ اینگلو مصری مذاکرات جاری نہیں رکھ سکتے۔ برطانوی سرکاری حلقوں نے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تاہم معلوم ہوا ہے کہ ہلالی پاشا کے ساتھ ملاقات کے بعد برطانوی سفیر نے جو رپورٹ دفتر خارجہ کو ارسال کی تھی اس کا نہایت غور سے مطالعہ کیا گیا اندر اب اسے کابینہ میں پیش کیا جائے گا

ہلالی پاشا کا غالباً یہ خیال ہے کہ اگر برطانیہ ابتداء میں یہ قطعی یقین دلا دے کہ اس کی فوجیں سوڈان سے نکل جائیں گی تو ان کی پوزیشن مضبوط ہو جاتی ہے اور وہ مصر کے انتہا پسندوں کے ساتھ خاطر خواہ طور پر نپٹ سکتے ہیں لیکن برطانیہ کا خیال ہے کہ جب تک اسے اپنے مغربی ساتھیوں کو یہ بتانے کے لئے یقین نہ ہو کہ مصر کے ساتھ مشرق وسطیٰ کے دفاع کے متعلق معاہدہ ہو جائیگا اس وقت تک وہ اس قسم کا قطعی یقین نہیں دلا سکتا" اور امریکہ فرانس اور ترکی کو مذاکرات شروع ہونے سے پہلے اس کا یقین دلانا ممکن نہیں

ہلالی پاشا مصر کے مطالبات منوانے کا عزم صمیم کر چکے ہیں لیکن برطانوی حلقوں کا خیال ہے کہ مشرق وسطیٰ میں مؤثر دفاعی تنظیم کے قیام سے مصری عزائم بھی پورے طور پر حاصل ہو جائیں گے اور مصر اس ادارے میں نمایاں حصہ لے سکے گا۔ (استار)

طونس کا مسئلہ کب پیش کیا جائے

بخاری کا برقیہ

نیویارک ۲۸ مارچ۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب پروفیسر احمد شاہ بخاری نے حکومت پاکستان سے بذریعہ برقیہ یہ دریافت کیا ہے کہ وہ طونس کا مسئلہ کب سلامتی کونسل میں پیش کریں۔

ان کا بیان ہے کہ انہیں اس مسئلہ کو پیش کرنے کی ہدایات موصول ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ برقیہ صرف وقت کی تعیین کے لئے ارسال کیا ہے۔ عرب ایشین بلاک کے ۱۵ مندوبین تمام صورت حال کا جائزہ لینے کیلئے ایک دفعہ پھر جمع ہوں گے امید ہے کہ اس وقت طونس کا نمائندہ بھی موجود ہوگا۔ (استار)